نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول ہے

نمبر ۳۸ ۔ جلد ۸ | لودیانہ ۱۶ ستمبر ۱۸۸۰ء | قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

اہل انگلستان نے کابل کو اسطرح خالی کر دیا کہ شیرپور پر بھی قبضہ نہ رکھا گیا برا سمجھا ہی = **ہرات** کا گورنر قتل کیا گیا = **ایوبخان** بحالت تباہ ہرات کی طرف بھاگا جاتا ہی = **کوہاٹ** کے صاحب ڈپٹی کمشنر نے عبدالرحیم کو جسنے مقام خٹک میں غدر برپا کیا تھا گرفتار کر لیا ہی = **قندھار** میں سب طرح سے خیریت ہی = **یعقوبخان** امیر معزول کو منصوری رہنا پسند نہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمکو لاہور یا دہلی میں بھیجا جاوے = **پختہ** خبر ہی کہ حضور گورنر جنرل کشور ہند ۱۰ نومبر کو شملہ چھوڑینگے = **حکم** ہو گیا ہی کہ قسطنطنیہ کا اخبار پیک اسلام ہندوستان میں بالکل نہ خریدا جاوے = **ایوب** خان کا غرور انگریزی فوج نے خاطرخواہ توڑ ڈالا = **جزیرہ فلپائین** کو زلزلے نے نیست و نابود کر دیا = **خان** قلات جو ہمسے برگشتہ نظر آتا تھا ایوبخان کی شکست کو سنکر سیدھا ہو گیا = **اقوام** ہزارہ ۔ سردار خیل ۔ مراد خانی وغیرہ جنکی سمائی اب کابل میں نہیں رہی پشاور کیطرف دوڑے چلے آتے ہیں = **سرکار** کا ارادہ ہی کہ اگر فوج کافی ہوئی تو موسم سرما میں وزیریوں پر حملہ کیا جاویگا = **سلاطین** یورپ نے متفق ہو سرحد یونان پر دریائی فوجونکا بھیجنا شروع کر دیا ہی = **مسکین** عالم کابیٹا کابل کا جج اعلیٰ مقرر ہوا ہی = **مسٹر گلیڈسٹون** صاحب اپنے بحری سفر سے واپس آ گئے = **عبدالرحمان** نے اُن تمام ہندوُوں کا مال و اسباب ضبط کر لیا ہی جو کابل سے نکل بھاگے تھے = **محمد** جان کو اُسکی عورتوں نے زہر کھلا دیا تھا جسکے صدمہ سے وہ ابتک بیمار ہی = **مقام** گلبرگہ میں تین ہزار مسلمانوں نے ملکر ایک پُرانے مندر کو توڑ ڈالا = **سلطان** روم نے اپنی کونسل کے وزرا کو تبدیل کر دیا ہی = **روس** کا اب پختہ ارادہ ہو گیا ہی کہ سرحد یونان کا فیصلہ روم سے بزور کرایا جاوے = **ایران** نے پھر خواہش ظاہر کی ہی کہ کسیطرح ہرات کا صوبہ مجکو ملجاوے = **شاہ** اشریا جنگی سامان کے بہم پہونچانے میں مصروف ہی = **عبدالرحمان** خان کی نسبت سنا جاتا ہی کہ وہ کابل میں خوف کے مارے نہیں جاتا = **آفریدی** جو شرارت کے تپلے تھے صاحب کمشنر پشاور کے خوف سے دب گئے ہیں = **حسن** ابدال میں ایکے پھر فوجونکی قواعد ہوگی = **ریاست** نندی میں اہلکاروں نے دنگہ و فساد کر رکھا ہی = **ہوشیارپور** میں بارش خاطرخواہ ہو گئی ہی = **سہارنپور** سے خبر ملی ہی کہ تمام ضلع میں بارش اچھی ہو گئی ہی = **خبر** ہی کہ قندھار کی طرف سے بھی اب فوجیں واپس آ جائینگی = **سنا** ہی کہ امیر عبدالرحمان خان جلال آباد و علی مسجد میں ایک ایک گورنر مقرر کرنا چاہتے ہیں = **لنڈی کوٹل** میں اب کوئی سردار ہمارا مخالف نہیں ہی = **کورم** کے

نورافشاں

—— صاحب اخبار لکھنو وٹنس فرماتے ہیں کہ اس دنیا میں ہمکو وہ باتیں یاد آتی ہیں جو کہ جناب پادری جان پیلی صاحب کے والد بزرگوار نے انکو فرمائی تھیں۔ کہ ای بیٹا تیرا یہہ خیال ہی کہ میں تیرے ہر ایک کام کو دلایل کے زور سے بہم پہونچا دونگا مگر تو یہہ دریافت کریگا کہ اس دنیا میں تھوڑا کام ہی جو کہ عقلی طور سے کیا جاتا ہی۔ ہاں یہہ بات سچ ہی کہ عقل اور دلایل انسان کے وہم و وسوسہ اور اُسکے تعصب و غضب کے سامنے ناکامیاب ہوتے ہیں۔ اکثر ہم اس غلطی میں پڑتے ہیں کہ ہم اکثر لوگونکو صاحب عقل جانتے ہیں۔ اور حقیقت میں وے بچوں کی مانند عقلی و منطقی باتوں کی قدر کو نہیں جانتے اور نہ وے اُنکو سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اکثر لوگ اُن باتونکا یقین کرتے ہیں جنکا یقین کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگرچہ عقل کی راہ سے اُنکا اعتقاد باطل ٹھہرے تو بھی یہہ خیال اُن کے دل میں کبھی نہیں آتا کہ ہم اُنکو چھوڑ دیں۔ سچائی کی قدر اُن کے خیال میں بھی نہیں آتی ہی۔ پس جو کچھ اُنکی خواہشوں کے متعلق ہوتا ہی سو اُنکو یقین کرتے ہیں۔ یا کہ سستی و بے پرواہی کے سبب سے سچائی کو تلاش نہیں کرتے اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ ہم اپنی اَنا دروش کو کیوں چھوڑ دیں اور کیوں قوانین منطق کے پابند بنیں ✣

یہہ بات سچ ہی اور ہر ایک آدمی جو کہ سچائی کی دلیلوں سے اپنے مخصوں کو تعلیم دینی چاہتا ہو انسان کی اس خرابی سے بخوبی واقف ہوگا۔ مبارک وہ جو کہ سچائی کو ڈھونڈھتا ہی اور جہانتک پاتا ہی اُسپر عمل کرتا ہی ✣

—— ۱۴ ستمبر تک جو خبریں قندھار کی طرف سے ہمارے پاس آئیں اُنسے صرف یہہ معلوم ہوا کہ ایوبخان معہ اپنے سرداروں اور تین ہزار سپاہیوں کے ہرات کی طرف چلا جاتا ہی اور یہہ بھی سنا گیا ہی کہ ہرات میں غدر ہوا جسمیں ایوبخان کا ایک گورنر جسکو ایوبخان نے اپنی غیر حاضری میں بطور قایم مقام کے ہرات میں چھوڑا تھا مارا گیا ✣

—— اس دنیا میں ترقی حقیقی اکثر راستبازی کی راہ میں پائی جاتی ہی سچ ہی کہ شریر کچھہ عرصہ تک ترقی کرتے ہیں مگر اُنکی ترقی ملمع کی خاصیت رکھتی ہی لیکن جعلی سکہ بہت عرصہ تک نہیں چلتا۔ جعلی موتی اور ہیرے اگرچہ تھوڑے عرصہ تک اپنی چمک دمک دکھلادیں مگر اُنکی چمک جاتی رہے گی اور جو اُنکو پہنتے ہیں شرمندہ ہونگے ✣

—— چرچ مشنری سوسیٹی کی طرف سے پادریاں صاحبان مندرجہ ذیل ہندوستان میں واپس آنے والے ہیں۔ پادری جے۔ جی ڈیمبلر صاحب۔ پادری ہیتر صاحب۔ پادری ہوپر صاحب۔ پادری جیمبین صاحب۔ پادری ڈبلیو کلارک صاحب۔ پادری بشپ صاحب۔ اور پادری ہریس صاحب۔ ہم سنتے ہیں کہ پادری الیف۔ ایچ بیرنگ صاحب ولایت سے تشریف نہیں لاینگے۔ اگر یہہ افواہ سچ ہی تو ہمکو افسوس ہی ✣

—— ہمنے ماہ گذشتہ میں لکھا تھا کہ جو ایک اخبار موسومہ بہ پیک اسلام قسطنطنیہ سے شایع ہوتا ہی اور ہندوستان میں وہ خریدا جاتا ہی وہ ہندوستان میں نہ آنے پاوے کیونکہ اُسمیں ایسے ایسے مضامین درج ہوتے ہیں کہ جنسے ہندوستان کے مسلمانوں کے دل اشتعال پاتے اور طرح طرح کے خیالات پیدا کرتے ہیں سو ہفتہ حال کی ایک خبر سے ہمکو معلوم ہوا کہ گورنمنٹ ہند نے صاف حکم دیدیا کہ اخبار پیک اسلام ہندوستان میں نہ آنے پاوے اور نہ کوئی شخص اُسکو خریدے ✣

—— مقام دیناج پور علاقہ بنگال کی بپٹسٹ مشن میں ۳۴ آدمیوں نے اصطباغ پایا ہی ✣

—— امریکہ کے اخبارات سے معلوم ہوا کہ جو کتبہ خدیو مصر نے ملک امریکہ کو بطور تحفہ کے دیا ہی وہ شہر نیویارک میں صحیح و سلامت پہونچ گیا ہی ✣

معاملات کابل

جہانتک ہمکو علم ہی ہم خوب جانتے ہیں کہ ہماری دور اندیش گورنمنٹ نے معاملات افغانستان کی نسبت ابھی تک کوئی راز ظاہر نہیں فرمایا لیکن عام اخبارات جب دیکھے جاتے ہیں تو اکثر انھیں سے طرح طرح کی پیشین گوئیوں سے بھرپور پائے جاتے ہیں گویا اُنکے اڈیٹر اپنے آپکو نبوت کے درجہ پر ممتاز یا تخت سلطنت پر سرفراز دیکھتے ہیں کہ بے تامل جو دل میں آتا ہی بطور پیشین خبری کہہ گذرتے ہیں علی ہذا القیاس اُنکے خوش فہم ناظرین بھی اُنکی جودتِ طبع کے قایل ہوکر ایکدم دل خوش کر لیتے ہیں اور جو یقین نہیں کرتے وہ محض ایک مضحکہ سمجھکر اُسپر ہنس چھوڑتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں ہمارا حقیر پرچہ اس قسم کی راے دینے کی کوئی جرأت نہیں کرسکتا۔ ہاں جو کچھ ہو گذرا ہی اُسپر



لحاظ کرکے اپنی لیاقت کے مطابق اگر کوئی نتیجہ نکال سکے تو اُسکا ظاہر کرنا بیجا نہیں سمجھا +

یہہ آفتاب نیمروز کی طرح روشن ہی کہ لشکر سرکار انگلشیہ کابل چھوڑکر واپس چلا آیا ۲۲ جولائی ۱۸۸۰ء کو عبدالرحمان خان مستقل امیر کابل تسلیم کرلیا گیا اور اُسکے ساتھ جیسا سُنا جاتا ہی کوئی عہد و پیمان سوا اس امر کے ظہور نہیں پایا کہ ضرورت کیوقت اُسکو روپیہ اور صلاح مشورہ سے امداد دیجاوے - جنرل فریڈرک رابرٹس صاحب بہادر اور اُسکے لشکر نے شہر کابل کو امن امان امیر جدید کے حوالے کرتے وقت جیسا پہلے تجویز تھی اتنا ہی نہ کیا کہ وہ مضبوط جگہائیں جو محض حفاظت کیواسطے بنائی گئی تھیں توڑ دی جائیں اور نہ کسی قسم کے انتقام لینے کی پروا کی البتہ رؤسا افغانستان کو یہہ امر بخوبی ذہن نشین کردیا کہ انگریزی لشکر افغانستان میں پورب پچھم اور اتر دکھن جسطرف سے اور جسوقت چاہے آجا سکتا ہی اسپر نہ خواب نہ خیال ایک ناگہانی بلا کیطرح ایوبخان نے ہرات سے اُٹھکر ایک بڑے وسیع لشکر کے ساتھ قندھار کے قریب جرنیل بروصاحب کو شکست فاش دی جسکا مفصل حال ہمارے گذشتہ پرچوں میں درج ہو چکا ہی لیکن اسمیں کچھ شک نہیں رہا کہ خونریزی بہت ہوئی اور نقصان از حد نہ صرف ہمارا بلکہ مخالف کا بھی یہہ حال ہوا کہ اسکو سر بچاکر مشکل سے بھاگنا پڑا اور یقین ہی کہ ہرات سے ورے کہیں دم نہیں لے سکیگا کیونکہ مخبر کا بیان ہی کہ اُسکے ہمراہ جانوران سواری کے سوا ایک ذرہ بھی نہیں رہا کہ جسمیں ان کو اپنا سر چھپا سکے قافلہ معہ لشکر چھوٹی کانتیوں چھوڑکر ایسا بھاگا کہ گویا بالکل بدحواس تھا اور انگریزی لشکر نے غنیم کے جس آدمی کو پایا قتل کیا اور مال اسباب جو ہاتھ لگا اُسکو قابو کرلیا اب قندھار کے دروازے کُھل گئے شہری لوگ جو ہراساں ہوکر بھاگ نکلے تھے پھر آداخل ہوئے کام کاج سود اسلف از سر نو شروع ہوگیا اور عوام کے دل میں یقین ہوگیا کہ انگریزی لشکر کا ساھنا کرنیوالا خراسان میں کوئی نہیں رہا - اگر کوئی قزاق لوٹیرا پیچھے سے ملک کو چوری لوٹنے کا قصد کی تو کرے لیکن علانیہ مقابل ہوکر بہادری دکھلانیوالا کوئی نہیں - خیر یہہ سب کچھ ہوا اور ہمارے فتح نصیب لشکر کا ہر طرح سے بول بالا رہا لیکن ہمارے دلمیں پھر بھی وہی سوال کھٹکتا ہی جو آگے ایکدفعہ ہم اپنے حقیر پرچہ کے ذریعہ سے ظاہر کرچکے ہیں کہ اسقدر مال و جان کے نقصان کے بعد ہمکو حاصل کیا ہوا اور ہماری اسقدر کوششوں اور تردد کا صلہ کیا نکلا - اوائل میں اس لشکرکشی کی علت غائی ہمارے سفیر کے بیرحم قتل کا انتقام مشہور تھا سو اُسکو وحشیانہ طریق سمجھکر ہماری مہذب گورنمنٹ نے دریادلی سے جلنے دیا تھا باقی رہا اُس ملک کی بہتری اور بہبودی سو جب ہمارا قبضہ ہی اُسکے سر پر سے اُٹھ گیا تو پھر بہتری دکھلانیکا موقع کہاں رہا - اس صورت میں بہتر یہی نظر آتا ہی کہ بہرحال قندھار شامل ممالک محروسہ ہند کیا جاوے کیونکہ اُسکا اشتمال کچھ نئی بات نہیں بلکہ کئی دفعہ آگے ہندوستان کے متعلق رہکر برابر یہاں کا باجگذار رہا ہی اور قندھار ایسی جگہہ ہی کہ جہاں پر بیٹھکر ہم ایک آنکھ سے کابل کو اور دوسری سے ہرات کو بخوبی دیکھ سکتے ہیں اور ہماری دونوں آنکھوں کے کھلے رہنے وقت ممکن نہیں کہ کوئی غیر قوم اُن جگہوں پر دست اندازی کرکے کسی طرح کا فتور برپا کرسکے +

امن قایم کرنے کی اصلی غرض کے سوا قندھار کا الحاق بلحاظ مفاد تجارت بھی از بس ضروری ہی سو اُسکی سہولیت کیواسطے قندھار کی ریلوے لائین حال میں شروع ہی اور اُمید ہی کہ بہت جلد اختتام کو پہونچیگی اور پھر وہ شہر تجارت کی ایک ایسی منڈی بنجائیگا کہ جہاں پر سارے افغانستان ایران و بار قند وغیرہ کا اسباب اونٹ اور خچروں پر لدا ہوا جمع ہو سکتا ہی اور وہانسے ہندوستان میں اور ہندوستان کا وہاں پر بذریعہ ریل ایکدم زدن میں پہونچا کریگا اسصورت میں اُن سب ملکوں کا باہم ارتباط ایکدوسرے کی بہبودی اور بھلائی اور ایکدوسرے کی روزافزوں ترقی پر ظاہر ہی گو گورنمنٹ کا منشا ابھی تک اخفا میں ہی لیکن یہ خبر ہے کہ سر ڈانلڈ سٹورٹ صاحب ملٹری ممبر کونسل اور جنرل رابرٹس صاحب بعد جرنیل جمیرلین کمانڈر انچیف مندراس مقرر ہونگے مترشح ہوتا ہی کہ یہہ صاحبان ہندوستان میں ضرور تشریف لاوینگے لیکن لشکر کی نسبت ابھی کسی حکم کا نافذ نہ ہونا اور قندھار کا پہلے سے ہی کابل سے علیحدہ کیا جانا ایماءً ظاہر کر رہا ہی کہ شاید وہ جگہہ قبضہ سرکار انگلشیہ میں قایم رہیگی اور یہہ امر موجب استحکام حکومت امیر کابل اور خان قلات کا ہی - بہرحال حسب قول جناب مسٹر لیپل گریفن صاحب بہادر ہمکو قوی اُمید ہی کہ عبدالرحمان کے ہوتے سوتے جو نہ صرف انگریزوں کا رفیق شفیق بلکہ روس کا بھی دست پرورده ہی افغانستان میں کسی قسم کا فتور برپا نہیں ہونے پائیگا اور فی الحقیقت یہانسے وہ دینی مقولہ بھی راست سمجھا جائیگا کہ خدا تعالیٰ بُرائی سے نیکی پیدا کرسکتا ہی اور انسان کے غضب سے اپنی بزرگی اور

بقیہ دوسرا سال مسیح کی خدمتگذاریکا

(مرقس ۶-۳۰ و ۳۱) لیکن وے یہاں اکیلے نہ رہ سکے کیونکہ لوگوں نے اُنہیں جاتے دیکھا اور سارے شہروں سے خشکی خشکی دوڑے اوراُنسے آگے جا پہونچے اور اکٹھے ہوکر اُس پاس آئے اور یسوع نے کشتی سے نکلکر بڑی بھیڑ کو دیکھا اور اُسے اُنپر رحم آیا کیونکہ وے اُن بھیڑوں کی مانند تھے جنکا گڈریا نہیں سو فوراً سارا خیال آرام کا چھوڑ دیا اور اُن کو بہت سی باتیں سکھلانے لگا جب دن ڈھل گیا اور لوگ تھکے ماندے اور بھوکھے تھے خداوند نے ایک بڑے معجزے سے اُن کو کھانا دیا پانچ جو کی روٹی اور دو چھوٹی مچھلی پر جو شاگردوں کے پاس تھی اُسنے ایسی برکت دی کہ اُنسے پانچ ہزار مرد سوا عورت اور لڑکوں کے سیر ہوئے کھانے کے بعد جو ٹکڑے بچے اُنسے بارہ ٹوکریاں بھریں جب کھانے سے فراغت پائی شام کیوقت مسیح نے اپنے شاگردونکو کشتی پر سوار کرکے پار بھیجدیا اور آپ لوگوں کو رخصت کرکے پہاڑ پر دعا مانگنے کو گیا شاگرد کشتی میں جا رہے تھے اور آدھی راہ طے نہوئی تھی ہوا کے مخالف ہونے سے اور انکی کشتی موجوں میں ڈگمگا رہی تھی جب رات کا پچھلا پہر ہوا تب مسیح پہاڑ سے اوترکر دریا پر چلتا ہوا اُنکے پاس آیا اور چاہا کہ اُنسے آگے بڑھے جب اُنہوں نے اُسے دیکھا تو چلا اُٹھے اس خیال سے کہ یہہ بھوت ہے اور اُسنے فی الفور اُنسے ہمکلام ہوکر اُنکی دلجمعی کی اور کشتی پر چڑھکر ہوا کو بند کر دیا جب پار پہونچے وے گنیسرت کے ملک میں آئے وہاں کے لوگ اپنے بیماروں کو اُس پاس لانے لگے اور اُسکی منت کی کہ صرف اُسکی پوشاک کے دامن کو چھولیں اور جتنوں نے اُسے چھوا اچھے ہوگئے دوسرے دن مسیح نے اُنکو تعلیم کی اور اُنکا خیال آسمانی روٹی کیطرف متوجہ کیا اس وعظ کا بیان یوحنا کے ۶ باب کے آخر میں ہے ہم اسکا ذکر بیشتر کرچکے ہیں اُسکے ساتھ مسیح کی خدمتگذاریکا دوسرا سال ختم ہوا *

مسیح کی خدمت گذاریکا تیسرا سال

جب یروسلم کے فریسی اور فقیہوں نے سُنا کہ یسوع عید میں نہیں آیا تب وے آپ کفرناحم میں چلے گئے اور خداوند سے جا ملے (متی ۱۵-۱) خداوند کفرناحم چھوڑکر گلیل کی مغربی شمالی اطراف یعنے صور و صیدا کی نواحی میں چلا گیا ٹھیک وقت اُس دورہ کا معلوم نہیں ہوتا شاید موسم گرما تھی یہہ نہیں دریافت ہوا کہ مسیح ان ملکوں میں تعلیم دینے گیا تھا بلکہ اغلب یہہ ہے کہ یہودیوں کے منصوبہ سے بچنا مدنظر تھا کیونکہ ہنوز وقت نہیں تھا کہ دکھ اُٹھاکر اپنی جان قربان کرے (متی ۱۵-۱ سے ۲۰ مرقس ۷-۱ سے ۳۰) وہاں سے لوٹ کر دکاپلیس کی سرحدوں میں ہوکر گلیل کے دریا پاس آیا یہاں خداوند نے بہت معجزے دکھلائے خصوصاً ایک بہرے آدمی کی صحت اور تندرستی جسکی زبان میں لکنت تھی اُس شخص کی شفا بخشنی میں خداوند کو زیادہ کام کرنا پڑا اس بعد مسیح نے چار ہزار آدمیوں کو سات روٹیوں کے ساتھ سیر کیا (متی ۱۵-۳۲) تب مگدلا کی جھیل کے پار گیا یہاں فریسی اور صدوقیوں نے اُس سے ایک آسمانی نشان مانگا چونکہ درخواست اُنکی آزمایش کیواسطے تھی مسیح نے نشان دینے سے انکار کیا جب فریسی لوگ چلے گئے تب خداوند اپنے شاگردوں کے ساتھ پھر پار آیا اور بیت صیدا جولیس کے شہر میں گیا یہاں ایک اندھے کو بینائی بخشی اس معجزے میں بھی مسیح کیطرف سے کچھ کوشش وقوع میں آئی (مرقس ۸-۲۲ سے ۲۶) اب مسیح کی خدمتگذاری گلیل میں ختم ہونے پر تھی اس ملک کے ایکطرف سے لیکر دوسری طرف تک یسوع نے خوشخبری دی اور بڑے بڑے معجزوں سے ثابت کیا کہ وہ جو آنیوالا مسیح تھا میں وہی ہوں مسیح کے دورہ کے وسیلہ سے اور بیشمار معجزوں کے صدور سے آسمانی بادشاہی کی خوشخبری لوگوں کو اچھی طرح پہونچ گئی تھی کفرناحم اُسکی خدمتگذاری کے دایرہ کا مرکز تھا کرازن اور بیت صیدا شہروں کے بیچمیں اُسنے بارہا عجیب معجزے دکھلائے جنکے وسیلہ سے ہزارہا آدمی نے فایدہ اُٹھایا توبھی اُن میں سے صرف بارہ ہی آدمی اُسکے پیرو ہوکر ساتھ رہے اور اُن بارھوں میں سے ایک بیوفا نکلا مسیح نے اُنکی سخت دلی اور بے ایمانی کے سبب ملامت کی یہانسے اُسکی زندگی کی سرگذشت کا ایک اور حقہ شروع ہوتا ہے اُس نے شاگردوں کے بیچمیں اپنے آنے والے دکھ اور موت کا مفصل بیان شروع کیا ظلم رسیدہ تمدیدہ مسیح کا خیال اُن کے دلونسے ایسا ہٹا ہوا تھا کہ جب خداوند نے اپنے دکھونکا تذکرہ اُن کے روبرو کیا تو اُسکا کلام اُن کی سمجھ میں نہ آیا بلکہ متعجب ہوکر گھبرانے لگے تب سب لوگوں کیطرف متوجہ ہوکر یسوع نے مسیحی خود انکاری کا مسئلہ بیان کیا مسیح کی

موت اور دُکھ اٹھانے کی ضرورت اور مناسبت رسولوں نے نہ سمجھی اور انکا دل دُکھ تکلیف اور موت کے خیال سے جکڑا یا اب خداوند نے اُنہیں سکھایا کہ ایسا نچاہیئے اُن کی نظر میں صرف وہ اُنجی اور روحانی زندگی بیش قیمت ہونی چاہیئے + باقی آئندہ

منقولات

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہی رنج
مشکلیں اتنی پڑیں مجھپر کہ آساں ہوگئیں

اگر ہم یہہ شعر ٹرکی کے حق میں کہدیں تو اِس سبب بیجا نہ ہوگا کہ ٹرکی کے مصایب نے کمال کا درجہ حاصل کرلیا ہی اُسپر راتدن انہونی مصیبتیں پڑرہی ہیں نئی نئی خرابیوں سے اُس کا آمنا سامنا ہی ابھی چار ہی دن ہوئے کہ اُسکی رعایا اُسکی فوج اُسکا خزانہ جنگ روس سے ستیاناس ہوچکا ہی جس زخم کے بھرنیکو ایک عرصہ کثیر چاہیئے لیکن اب بھی اُسکو چین نہیں راتدن رنج و الم نے اُسپر حصار کر رکھا ہی اور افسوس وہ مطلق اپنا انتظام سنجیدگی کے ساتھ نہیں کرسکتا بعد جنگ روس وہ شاہان یورپ کی نصایح کو ایک خفیف سی بات جانتا تھا جب یورپ نے دوسری بار کانگرس برلن کے جلسہ میں جو کچھ تجویز کردیا ہوچکا ہو کر اُس سے انکار کرتا ہر چہ انکار چلتا نظر نہیں آتا وہ تینوں صوبے یونان کو دیگا ضرور دیگا خواہ اپنا علاوہ اُن کے اور کچھ بگاڑ کر یا اُن ہی کو دیکر +

یہہ تار کہ کانفرنس برلن میں سلاطین یورپ نے متفق ہوکر یونان کی مدد کے لئے دریائی فوجونکا بھیجنا شروع کردیا ہی بہت بڑا ہولناک ہی اُس نے یورپ کے امن کو لغزش پہونچائی ہی جس کا انجام ٹرکی کے حق میں بہت برا معلوم ہوتا ہی ٹرکی کو یہہ ہولناک آواز نئی نہیں ہی بلکہ جس دن کانگرس نے یونان کی بابت معاملہ طے کردیا تھا اُسکو اُسی دن سمجھ لینا چاہیئے تھا کہ یہہ آواز میرے علاقوں کے مرگ کی نشانی ہی بغیر یونان کے دیے کام نہیں چل سکیگا اُسنے فرصت کا زمانہ بالکل کھودیا اور اب جو وہ شاہان یورپ سے مباحثہ کررہا ہی خوب یاد رکھنا چاہیئے اُسکا اثر مطلق نہ ہوگا اور وہی ہوگا جو نیچر اور فطرت نے بتایا تھا اور بتا رکھا ہی + گو یک رُخے خیال کا آدمی یہہ ضرور کہیگا کہ کل سلاطین یورپ کو یہہ نہ چاہیئے کہ وہ ٹرکی کی مرگ کے لئے چھریاں تیز کریں مگر سوچنا چاہیئے کہ یورپ جس اصول پر کاربند ہی اُسکو کیونکر توڑ سکتا ہی وہ اپنے اصولوں کو قایم رکھیگا اور وہ کریگا جو اُسکی پالیسی قرار پاچکی ہی + یونان کا معاملہ اگر جنگ روس کے بعد ہی میں فیصل ہوجاتا تو آج کو دنیا کے عام مسلمان یہہ نہ کہتے کہ مسلمانوں کو یورپ مجبور کرتا ہی کاش یونان کا خرخشہ اب بھیلا تھا تو البتہ کانگرس کو یہہ ضرور چاہیئے تھا کہ یونان کے من مانے دعوی کو یک رخے طور پر فیصل نہ کرتے اُس میں ترمیم کیجاتی کہ دونوں گھر آباد رہتے۔ ہم اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ جو کچھ کانگرس اپنے اصول کے مطابق کررہی ہی وہ بیشک درست اور بجا ہی +

گلبرگہ

اگر نگاہ غور سے کوئی شخص مسلمانونکی حالت دیکھے تو وہ ضرور کہدیگا کہ اسوقت دنیا میں ایک مسلمان ہی قوم ہی کہ جسکی تدبیریں اب ہمیشہ اُلٹی پڑتی ہیں اور اُنکی عقلیں ایسی بیڈھنگی اور ناعاقبت اندیش ہیں کہ وہ بجائے ترقی کرنیکے تنزل کی حالت پیدا کرتے ہیں جو چال چلتے ہیں شیر معی جو کام کرتے ہیں ناکارہ۔ تمام یورپ۔ ایشیا افریقہ۔ امریکہ کو سامنے رکھکر دیکھ لو کہ مسلمان اپنی نادانی اور جہالت کے سبب سے کیسے مرجھائے ہوئے ہیں حالانکہ سب قسم کا ماشاء اللہ مادہ عقلی وغیرہ رکھتے ہیں۔ مگر اِس امر کو خیال کرکے ہم بیساختہ کہدیتے ہیں کہ یہہ حالت کیوں کر نہ ہو جو قوم علم و فضل سے محروم رہجاتی ہی اُسکی حالت ہمیشہ ضعف ہی قبول کیا کرتی ہی اُس سے وہ وہ فعل سرزد ہوتے ہیں جنکو فطرت کسی طرح قبول نہیں کرسکتی +

کیا گلبرگہ کے لوگوں نے ٹرکی بخارا۔ کابل وغیرہ کا حال نہیں سنا۔ سب کچھ سنا مگر جہالت کا پردہ اُن لوگونکی آنکھونپر چھایا ہوا ہی وہ کرتے ہیں جو اُنکو نہ تو زیبا ہی اور نہ مناسب ایسے شایستہ زمانے میں جہاں سلطنت غریب و امیر کو برابر جانتی ہی اور انصاف کرتی ہی گلبرگہ کے مسلمانونکا تشدد اور ظلم کب فروگزاشت ہوسکیگا کاش وہ ریاست حیدرآباد کے علاقہ میں کیوں نہو یکلخت مندر میں گھسکر بتوں کو توڑنا اور مدفون سر برآوردہ پوجاری کی لاش کو نکالکر پھینک دینا اور بیحرمتی کرنا اور سانڈونکو ذبح کرکے اُس کے خونکو پوجاری کی نعش اور بتونپر چھڑکنا کیسی سخت حرکتیں ہیں جنکو خیال کرکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اُن تین ہزار ناعاقبت اندیشوں سے پوچھا چاہیئے کہ یہہ زمانہ عالمگیر یا محمد غوری کا تو ہی نہیں کہ انسانونکو جانوروں کیطرح ذبح کیا جاوے یہہ زمانہ تو ایسا ہی

کہ ہر ملت و مذہب کا آدمی آسایش کے ساتھ بسر کرتا ہے اور امن کے سایہ میں رہتا ہے ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمانوں نے ریاست حیدرآباد کے گھمنڈ پر کہ وہ اسلامی ریاست ہے ایسا سخت غدر مچایا اور تشدد کیا ہے مگر انکا یہہ خیال بالکل غلط ہے ریاست حیدرآباد اس ہولناک معرکہ کو عمدہ طور پر سلجھائیگی اور مجرموں کی سزادہی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گی جس زمانہ میں عدل کے سبب شیر و بکری ایک گھاٹ پانی پیویں اُس زمانہ میں مسلمانوں سے ایسی حرکت کا ہونا سخت رنج کی بات ہے ایک حکیم ملک کا یہہ کہنا کہ جب تک مسلمانوں پہ ظلمت جہالت چھائی رہیگی اُسوقت تک یہہ ایسے فعل کئے بغیر نہیں رہنے کے درست و بجا ہے اور ہم اُنکے اس قول کو عزت کے ساتھ آنکھوں سے لگاتے ہیں اور مسلمانوں کو غیرت دلاکر کہتے ہیں کہ کیا تمام دنیا کی جہالت تم میں ہی آگئی لکھو پڑھو تحقیق کرو مزاج حکیمانہ بناؤ اور اس طرح آہستہ آہستہ اپنی ترقی کرو جسطرح اور قومیں کر رہی ہیں اور ہمیشہ اپنے آپ کو جاہل کا لقب بنائے رکھنا کچھ عقلمندی کی بات نہیں ہے وہ کیا قوم ہے جسکو اپنی عزت و دولتمندی کا پاس نہ ہو اپنی عزت کو دیکھو اور اپنے باپ دادا کی عزت کا خیال کرو تم کب تک اسطرح رہوگے اور کب تک اپنی آبرو کے کھونیکے کام کرکے میں مشاقی حاصل کروگے +

از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

شملہ - ۸ ستمبر ۱۸۸۱ء - قندھار سے ۶ ستمبر کی خبر اسطرح پر ہے کہ جنرل فیر آج صبح پہونچ گئے اُنہوں نے مقام قبر یزی کو جو قندھار سے ۱۶ میل پر واقع ہے توپخانہ اسپی اور سواروں کے لئے خیمہ زنی کے لائق پایا کیونکہ وہاں چارہ اور رسد بکثرت مل سکتی ہے چنانچہ چند روز تک اُسکا لشکر انفنٹری بریگیڈ اُس نواح میں بھیجا جاویگا - زخمی اچھے ہوتے جاتے ہیں اور سپاہ صحیح و سلامت ہے بڑی تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ دشمن کا یکم ستمبر کو سخت نقصان ہوا تھوڑے عرصہ تک ایک مختصر سا لشکر نخود کی سے خشکی نخود کو جاکر رسد وغیرہ کیواسطے اُس ضلع کا راستہ کھولیگا +

لنڈن - ۴ ستمبر ۱۸۸۱ء - کل شب ہوس آف کامنز میں لارڈ ہارٹنگٹن نے مسٹر پارنل کی اس تقریر پر جسکا منشا یہہ تھا کہ ہوس آف کامنز ہوس آف لارڈز سے استدعا کرنے کی تجویز قرار دی مخالفت ظاہر کی اور مسٹر پارنل نے تحریک کی کہ آیرلینڈ میں رائے دینے والوں کے نام تحریر کرنے کے بل کو ایپرووپریشن ایکٹ سے ملادیا جاوے - مسٹر فارسٹر نے اس تحریک کی مخالفت کی اور ہوس آف لارڈز کو انکی کارروائی کیواسطے ملعون کیا اُنہوں نے کہا کہ اگر ہوس مذکور ایسی کارروائیاں کرتا رہا تو کچھ عرصہ کے بعد ہوس آف لارڈز کی ترتیب کو بدلنا پڑیگا - ہوس میں بڑا جوش و خروش رہا اور ۳۴ رائوں کے برخلاف ۸۰ کی رائے سے تحریک نامنظور ہوئی +

لنڈن ۶ ستمبر - ہوس آف کامنز میں شنبہ کے روز روم کی نسبت ایک بحث ہوئی جس میں وزیر اعظم صاحب نے کہا کہ جب تک ٹرکی اپنی رعایا کی طرف اغماض کے ساتھ گورنمنٹوں کے فرایض ادا نکرے تب تک ٹرکی کی خود مختاری خود ہی متزلزل رہیگی +

قسطنطنیہ - ۶ ستمبر - سفیران سلاطین عظام نے سلطان کو مطلع کیا ہے کہ جو تازہ تجاویز مانٹی نگرو کے تصفیہ کے متعلق پیش کی گئی ہیں وہ ناقابل اطمینان ہیں اور بحری اجتماع ضرور عمل میں لایا جاویگا +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۶ ستمبر - جنرل سکوبیلوف لوڈیا میں مدعو کئے گئے ہیں جہاں شہنشاہ اب ہیں کہتے ہیں کہ جنرل مذکور بعض تکی ترکمانوں کی سزادہی پر مصروف ہے +

لنڈن ۷ ستمبر ۱۸۸۱ء - آج پارلیمنٹ برخاست ہوا صاحب لارڈ چینسلر نے ملکہ معظمہ کی مندرجہ ذیل تقریر پڑھی - چونکہ سلطان روم نے اپنی شرایط کو پورا نہیں کیا اسلئے سرحد مانٹی نگرو کا تصفیہ نہیں ہوسکا چونکہ معاہدہ برلن کی بعض ضروری امور کی تعمیل ظہور میں نہیں آئی اسلئے سلاطین عظام نے اسبارہ میں فیصلہ کرکے سلطان روم کو اپنے فیصلہ سے آگاہ کیا اور امورات فیصل طلب کے انفصال کی عمدہ تدابیر نکالنے کی کوشش کی انکو اُمید ہے کہ وہ دستخط کنندگان معاہدہ برلن کے اتفاق سے اتمام حاصل کرینگے اور اپنے باہمی اتفاق کے تحکم سے سلطان کو ایسی تجاویز عمل میں لانے پر مجبور کرینگے جنسے مشرق میں اقامت امن کا یقین ہوسکے اور جنسے وہ امورات بھی ملحوظ رہیں جو بوقت انعقاد پارلیمنٹ ظاہر کئے گئے تھے اور جنپر گورنمنٹ کی پالیسی مبنی رہیگی - ہندوستان کے شمال و مغربی سرحد پر افغانستان سے افواج کی واپسی کا انتظام کیا گیا ہے - افغانستان کی مصلحت اور امنیت میں کسیقدر ترقی ہوگئی تھی کہ ایوبخان نے دوبارہ مخالفانہ کارروائی شروع کی اور جنوبی افغانستان میں فوج کا بھیجنا ضروری ہوا گورنمنٹ ہند نے قندھار کے چھوڑنے میں مستعدی

کے ساتھ تجاویز اختیار کی ہیں اور افسران و سپاہیان مصروفہ جنگ نے اعلی درجہ کی لیاقت اور ہوشیاری کے ساتھ اُنکی تعمیل کی ہی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ جنرل رابرٹس کی سپاہ نے شجاعت کے ساتھ فتح حاصل کی۔ ملکہ معظمہ نے فرمایا کہ جنگ بہت جلد عزت و حرمت کے ساتھ ختم ہوجاویگی انہوں نے افسوس کیا کہ انگریزی ہند کے متعلق پارلیمنٹ کو معتبر اور متفق طور پر خبر نہیں مل سکی جس کا باعث یہہ ہی کہ جنگ افغانستان کے مصارف کے حساب پیش کرنے میں اغلاط واقع ہوئے قبل ازانکہ اس حساب پر عملی طور پر غور کیجاوے انکا موجود ہونا ضروری ہی مگر ہندوستان کو مطمئن رہنا چاہئے کہ غالباً چند عرصہ تک یہہ شرط کہ انگلستان اخراجات میں شریک ہو پوری کیجاویگی +

تا حال جنوبی افریقہ میں اتحاد قایم نہیں ہوسکا مگر یقین ہی کہ کولونیلنڈ میں صلح آمیز پالیسی برتی جاویگی +

شکر ہی کہ کئی ہفتوں سے موسم اچھا ہی اور فصل کی حالت بہت اچھی ہی تجارت کی بحالی اور مالگذاری کی ترقی کی اُمید ہی +

باشندگان آیرلنڈ کی ترقی حالت پر ملکہ معظمہ نے خصوصیت کے ساتھ مسرت ظاہر فرمائی +

سینٹ پیٹرسبرگ۔ ۶ ستمبر۔ جنرل اسکوبلوف کو مقام لوادیا میں شہنشاہ نے طلب کیا ہی آجکل شہنشاہ وہیں ہیں۔ یہہ اسواسطے طلب ہوئے ہیں کہ کونسل جنگ میں شریک ہوں۔ یقین آتا ہی کہ جنرل آمادہ ہیں کہ مرور کے ترکمانوں کو سزا دیجائے +

قسطنطنیہ۔ ۸ ستمبر۔ اہل البانیا نے شہر و ضلع دلگنو کا دینا تسلیم کرلیا ہی +

برلن۔ ۸ ستمبر۔ یہہ بیان کیا گیا ہی کہ جو ملاقات شاہزادہ بسمارک اور اسٹریا کے وزیر مہمات خارجیہ کے ہوئی ہی وہ اسٹریا اور جرمن کے دوستانہ سررشتہ کے استحکام کا باعث ہوئی +

لنڈن۔ ۸ ستمبر۔ کل دیوان عام میں نایب وزیر مہمات خارجیہ نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ گورنر بغداد نے اُن اقوام عرب کے مقابلہ کے لئے فوج بھیجدی ہی جنہوں نے حال میں جہاز خلیفہ پر حملہ کیا تھا +

سینٹ پیٹرزبرگ۔ ۸ ستمبر۔ کلدجا کی بابت روس اور چین میں جو تنازع تھا وہ طے ہوگیا اور بمقام پیکن ایک عہدنامہ پر دستخط ہوگئے +

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ ڈیلی نیوز نے ایک تار بدین مضمون چھاپا ہی کہ ترکمان سواروں کی ایک زبردست جماعت نے ہڈجا کلی اور بونہسر کے مقامات میں روسیوں پر حملہ کیا اور بہت سی رسد اور اسلحہ لیگئے۔ سوائے فرانس کے اکثر بحری افواج رگوسا میں جمع ہوگئیں +

سینٹ پیٹرسبرگ ۹ ستمبر۔ ایک نیم سرکاری بیان ہی کہ گورنمنٹ روس نے رومیلیا اور بلگیریا کے الحاق کے بارہ میں سردست تحریک کرنا نامنظور کیا ہی +

کیپ ٹون۔ ۹ ستمبر۔ کیپ رائے فلز بسوٹولنڈ میں داخل ہوگئے +

لنڈن۔ جب لنڈن سے ڈاک ہندوستان کو روانہ ہوئی اُسوقت تک انگلستان والونکا خیال افغانستان اور آئرلنڈ صوبہ انگلستان کی طرف متوجہ تھا بہت سی بحث اسبات پر ہورہی تھی کہ جنرل لابرٹس کی کاروائی بے بنیادی رہی یا کیا +

لارڈ ہارٹنگٹن وزیر ہند کی عمدہ گفتگو جو انہوں نے دربارہ غلطی تخمینہ خرچ جنگ افغانستان کی اُسکو دوست اور دشمن سبھوں نے پسند کی لارڈ موصوف نے فرمایا کہ خرچ جنگ کے حساب کتاب کا طریقہ برا تھا اور انہوں نے لارڈ لٹن ویسرائے سابق اور سر جان اسٹریچی وزیر خزانہ اور جنرل جانس کی نسبت بیان کیا کہ انہوں نے اخراجات جنگ تخمینہ قصداً کم نہیں کیا مگر انکو مناسب تھا کہ اس تخمینہ کو غور اور احتیاط سے دیکھتے +

مسٹر اوٹ وی نے پارلیمنٹ میں اپنی تجویز یہہ پیش کی ہی کہ ہند کے اخراجات میں تخفیف ضرور کیجاوے علی الخصوص اسطرح پر کہ احاطہ بمبئی اور مدراس میں سپہ سالاران فوج اور گورنر موقوف کئے جائیں اور بجائے اُن کے ایک ایک جنرل فوج میں کمانیر اور بجائے گورنروں کے ایک ایک لفٹنٹ گورنر یا چیف کمشنر مقرر ہوں اور ہندوستانی عہدہ اعلے پر مقرر ہوں اور حکام انگریزی کی تنخواہ میں تخفیف کیجاوے اور آیندہ سے ہندوستان یورپ کے معاملات میں نہ پھنسائی جاوے +

اس ہفتہ میں صوبہ آئرلینڈ میں بہت سے مفسدے برپا ہوئے جنمیں بہت سے آدمی زخمی بھی ہوئے اور مارے گئے +

کابل۔ عبدالرحمان خان نے اُن تمام ہندوؤنکے مال و اسباب ضبط کرلئے ہیں جو کابل سے نکل گئے تھے اور ایک اشتہار جاری کیا ہی کہ اگر وہ دو مہینے کے اندر واپس نہ آگئے تو اُن کے مکانات گرادئے جاوینگے اور اُنکی اینٹیں وغیرہ بالاحصار کے دوبارہ تعمیر کرنے میں صرف کیجاوینگی۔ جنرل محمد جان ۲۷ اگست کو ایک ہفتہ سے بیمار تھا اور اُسکو عورتوں نے زہر کھلادیا تھا۔ امیر صاحب موسٰی جان کو بلوانا چاہتے ہیں اُسکے گذارہ کا انتظام ہورہا ہی لیکن موسٰی جان کو یہہ اُمید نہیں ہی کہ مجھ سے اچھا سلوک ہوا امیر صاحب

تا حال شہر پور میں رہتے ہیں گو انہوں نے کئی سرٹیفکیٹ اسند عاپر کابل کا ملاحظہ فرمایا۔ اکثر صاحبان اسی جب کی دعوتیں کر رہے ہیں +

لودیانہ

شہر میں عارضی بخار کا زور ہوتا جاتا ہے اور چند اموات بھی ہفتہ حال میں بعارضہ بخار وقوع میں آئیں +

کل تمام دن ابر چھایا رہا اور یوں ہی قدرے تقاطر بھی ہوا مگر کھل کر نہ برسا غلہ روز بروز گراں ہوتا جاتا ہے کیونکہ یہاں سے غلہ بذریعہ ریل سرحد بخارات میں جانے لگا ہے +

یہاں کے ڈاکخانہ میں تین شخص یعنے مسمی غلام جیلانی و بدر الدین و محمد عمر ملازمان ڈاکخانہ نہایت دلیری سے ولایت کی ڈاک کی چٹھیات پر سے ٹکٹ اتار لیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب مخبری جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے محمد عمر وغیرہ کے مکان کی تلاشی لی اور محمد عمر کے مکان سے چٹھیات دریدہ برآمد ہوئیں اور تینوں بدمعاش گرفتار کئے گئے مقدمہ پولیس میں زیر تجویز ہے امید ہے کہ پیشگاہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے کافی سزا پاوینگے مجھے معلوم نہیں کہ کسکا قصور ہے +

خیال

تصنیف مسٹر جیمس عمر متخلص گل از روڑکی

ہر سمت صنعت ثانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں شان ربانی نظر آتی ہے۔
دو جہاں میں جلوہ اسکا نظر آتا ہے
وہ کون و مکان کا مالک کہلاتا ہے
رزاق ہے سبکو رزق وہ پہونچاتا ہے۔
رحمان ہے رحمت خلق پہ دکھلاتا ہے۔
ہر صفت یاوہ لاثانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں شان ربانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں اسکا اسرار نظر آتا ہے۔
شب تار میں وہ ستار نظر آتا ہے
غیور وہی غفار نظر آتا ہے۔
ہر کار میں وہ سرکار نظر آتا ہے۔
کیا ذات اسکی سبحانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں شان ربانی نظر آتی ہے
عالم کا وہی حاکم دکھلائی دے ہے
آدم میں سبکا دم دکھلائی دے ہے
ہر حال سے وہ محرم دکھلائی دے ہے
ہم سب میں وہی ہمدم دکھلائی دے ہے
روحوں میں اسکی روحانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں شان ربانی نظر آتی ہے
تثلیث میں واحد وہ کہلاتا ہے۔
توحید میں وہ تثلیث گنا جاتا ہے
یہہ عقدہ عقل انسان میں کب آتا ہے
جب تک نہ خدا خود آپ یہہ سمجھاتا ہے۔
گل میں بھی بوئے حقانی نظر آتی ہے۔
ہر شے میں شان ربانی نظر آتی ہے

غزل ردیف نون

عیسیٰ کو شفیق اپنا بدل جانتا ہوں میں۔
اور ابن خدا خاص اُسے مانتا ہوں میں
دی جان اُسنے اپنی کفارہ میں ہمارے۔
قدموں میں یہہ سر اُسکے بھی گذرانتا ہوں میں
دل دینے میں اُسکو ہمیں اب کیا ہے تامل۔
دلدار ہے وہی اُسے پہچانتا ہوں میں
کیا کام ہے ہو گرچہ کوئی یوسف ثانی۔
اب عشق میں اُسکی کسے گردانتا ہوں میں
بر آئے کیوں نہ مدعا دل اپنا بر ملا۔
کوچہ کی اُسکی خاک سدا چھانتا ہوں میں
تارِ نفس میں دانہ الفت مسیح ہے۔
تسبیح اُسکے نام کی نت ہجانتا ہوں میں
خوں جسنے خود بہا کے کیا ہمکو گل رہا۔
اُس خوں بہا پہ جان کو کیا جانتا ہوں میں

اشتہار

دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنیکونیا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُن سے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط
جی۔ ای۔ وکفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری وریصاحب کے اہتمام سے چھپا